مزار کے سامنے سجدہ کی حالت بنا کر دعا مانگنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: SAR-7753 تاریخ: 19-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض لوگ مزار کی جانب رُخ کر کے سجدہ کرتے ہیں، مگر اُن کی ہیئت یہ ہوتی ہے کہ اپنے ہاتھوں کو دعا کی طرح یعنی دونوں ہتھیلیاں سامنے کر کے اُس پر اپنی پیشانی اور چہرہ رکھتے ہیں، یعنی براہِ راست پیشانی زمین پر نہیں رکھتے، بلکہ زمین اور اپنی پیشانی کے مابین اپنی ہتھیلیاں لے آتے ہیں اور اور دعائیں مانگتے ہیں۔ اِس حالت میں دیکھنے والا شخص یہی سمجھتا ہے کہ معاذاللہ یوں جھکا ہوا شخص سجدہ کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ مزارات کے رُوبرو ایسا انداز اختیار کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری بلاشبہ باعث سعادت و برکت ہے، لیکن معاذاللہ، مزار کی طرف رُخ کر کے ایسی ہیئت اختیار کرنا کہ جیسی سجدے میں کی جاتی ہے، سوائے اس فرق کے کہ پیشانی زمین پر نہ لگے، بلکہ درمیان میں ہتھیلیاں حائل کر کے چہرہ زمین پر رکھا جائے، سخت ناجائز، گناہ اور حرام ہے۔ فقہائے کرام نے تو افضل الخلق، محبوب رب العالمین، سرکارِ ابد قرار، حضور پرنور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُرانوار کے سامنے زمین چومنے کو بھی ممنوع اور بدعت قرار دیا، حالانکہ یہ ہیئتِ سجدہ بھی نہیں اور فقط دو سے تین سیکنڈ کا محض جھکنا ہے۔ سجدہ نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زمین چومنے میں فقط ہونٹ زمین کو چھوتے ہیں، پیشانی یا ناک زمین پر نہیں لگتی۔ اب جبکہ صرف زمین چومنا بھی ممنوع ہے، تو سوال میں بیان کی گئی صورت کیوں کر جائز ہو سکتی ہے کہ باقاعدہ سجدہ کے نہایت مشابہ ہیئت اپنائی جائے، پیشانی کو ہتھیلیوں پر جمایا جائے اور پھر دیر تک اُسی حالت میں رہ کر دعائیں مانگی جائیں؟ ایسا انداز اختیار کرنا، ہر گز جائز اور درست نہیں، بلکہ تعلیماتِ دینیہ کے صریح خلاف ہے۔

اِسی طرح فقہائے اسلام نے علماء ربانیین اور بزرگانِ دین کی بارگاہ میں حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے یہ واضح لکھا کہ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوتے وقت زمین نہ چومی جائے کہ اگرچہ یہ حقیقی سجدہ نہیں، لیکن صورۃً سجدہ اور بتوں کی عبادت کے مشابہ فعل ہے، لہٰذا حرام ہے۔

چنانچہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”کذا ما یفعلونہ من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان، لانہ یشبہ عبادۃ الوثن“ ترجمہ: جیسا کہ بعض جاہل لوگ، علما یا بزرگوں کے سامنے زمین

چومتے ہیں، ایسا کرنا حرام ہے اور زمین چومنے والا اور اِس پر راضی رہنے والا، دونوں گنہگار ہوں گے، کیونکہ یہ عمل اور حرکت بتوں کی پوجا کے مشابہ ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد9، صفحہ632، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ عبارت "لانه يشبه عبادة الوثن" کے تحت علامہ احمد طحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1231ھ / 1815ء) **لکھتے ہیں:** "من حيث ان فيه صورة السجود لغير الله تعالىٰ" **ترجمہ:** حرام ہونا اِس حیثیت سے ہے کہ اِس انداز میں صورۃً غیر اللہ کو سجدہ کرنا پایا جارہا ہے۔ (یعنی حقیقی طور پر اگرچہ سجدہ نہیں، مگر صورۃً سجدہ ہے۔)

(حاشية الطحطاوی علی الدر المختار، جلد11، صفحہ138، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امامِ اہلِ سنَّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) **لکھتے ہیں:** "زمین بوسی حقیقۃ سجدہ نہیں کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے، جب یہ اس وجہ سے حرام ومشابہ بت پرستی ہوئی کہ صورۃً قریب سجدہ ہے، تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہوگا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ471، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

دوسری جگہ بصراحت مزارات کے سامنے زمین چومنے کے متعلق لکھتے ہیں: **"مزارات کو سجدہ یا اُن کے سامنے زمین چومنا حرام اور حدِ رکوع تک جھکنا ممنوع۔** "المنسك المتوسط" از ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ میں ہے: "لا یمس عند زيارة الجدار ولا يقبله ولا يلتصق به ولا يطوف ولا ينحني ولا يقبل الارض فانه اى كل واحد بدعة غير مستحسنة" **ترجمہ:** نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کے وقت نہ دیوار کو ہاتھ لگائے، نہ چومے، نہ اس سے چمٹے، نہ طواف کرے، نہ جھکے، نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعاتِ قبیحہ ہیں۔ (میں کہتا ہوں کہ) بوسہ میں اختلاف ہے اور چھونا چمٹنا اِس کے مثل اور اَحوط منع اور علت خلاف ادب ہونا۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ474، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

جب مزارات کے سامنے زمین چومنا حرام ہے، کہ یہ سجدہ کے مشابہ اور صورۃً سجدہ ہی ہے، تو مزار کے سامنے ہاتھوں کو چہرے پر رکھ کر باقاعدہ سجدہ کی ہیئت اختیار کرنا اور دیر تک دعائیں مانگتے رہنا، بلاشبہ زمین چومنے سے بڑھ کر ہے، لہٰذا بدرجہ اَولیٰ ممنوع اور حرام ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

17 رجب المرجب 1443ھ/19 فروری 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے